دو ایک خواتین کا بلایا جانا ناگزیر بھی ہو جب بھی یہ احتیاط ضرور کی جائے کہ ان نمائندہ مجالس میں صرف :-

ایسے معززین اور افسروں کو دعوت دی جائے جن کی آنکھ میں شرم اور حیا ہو!

ایسی عورتوں کو دعوت دی جائے، جو واقعی عورتیں ہوں، محرم و نامحرم مرد میں امتیاز کی قائل ہوں، اور (اسلامی انداز سے) اپنی زینتوں کی حفاظت سے بے پروا نہ ہوں!

ہر شریک ہونے والے مرد و عورت کے لئے قومی لباس پہن کر آنے کی پابندی عاید ہو!

کسی مجلس میں شراب نوشی کی اجازت نہ ہو۔ کیونکہ شراب نوشی مہمان و میزبان (دونوں طرف سے) کسی جہت سے بھی اسلامی شعار کی نمائندگی نہیں کرتی۔ بلکہ اس سلسلہ میں معزز مہمان کو بھی سلیقہ سے اسلامی آداب سے آگہی کرا دی جائے، تاکہ وہ اپنی عادتِ ثانیہ کو تخلیہ میں پورا کر سکیں!

کسی کم سواد خاتون کو (خواہ وہ کسی بڑے سے بڑے افسر ہی کی بیوی کیوں نہ ہو) معزز مہمانوں کے قریب نہ پھٹکنے دیا جائے۔ کیونکہ ایسی تمام محفلوں کی حیثیت دراصل (میزباں ملک کی) ثقافت کے اوراق کی سی ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے، ایسے عریاں، اوچھے اور ناشگوار ورق کو پڑھ کر کوئی بھی پاکستان سے متعلق خوشگوار رائے قائم نہیں کر سکے گا!

اس وقت کتنے ہی ایسے ملکوں اور اُن کے اعلیٰ سربراہوں کے نام ہمارے لبوں پر آ جاتے ہیں۔ جن کی ملکاؤں، بیگمات اور خواتین نے کسی سرکاری و نیم سرکاری پبلک تقریب میں آج تک کبھی شرکت نہیں کی۔ لیکن اُن ملکوں کی عزت اور احترام بیرونی دنیا کی نگاہوں میں اگر ہم سے زیادہ نہیں، تو (کسی صورت) ہم سے کم بھی نہیں ہے ـــــ لہٰذا احسن ترین وطیرہ تو یہی ہے کہ ـــــ اسی یورپین طرزِ ربط و ضبط کو کاملاً خیرباد کہہ کر ان ماؤں۔ بہنوں، بیٹیوں کو عریاں، نمائشی اور بے دید مغربیت کے شوکیس سے نکال کر پھر گھروں ہی طرف لوٹا دیا جائے۔ جو ان کا اصل مقام ہے۔ اور جہاں رہ کر ہی یہ اس مامنِ امن (پاکستان) کی وہ خدمت انجام دے سکتی ہیں۔ جو انھیں تاریخ خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہٖ آلہٖ وسلم، کی نگاہوں میں بلند و ممتاز کر سکتی ہے!

یاد رہے، اگر کسی کو پاکستان کا حقیقی تعارف مطلوب ہے تو اس کیلئے اسے پہلے اپنے ہر انداز (لباس، گفتار، رفتار تک) کو پاکستانی بنانا ہوگا۔ زندگی کے ان شعبوں میں امریکی، برطانی، مصری یا یہودی وضع قطع کو اپنا کر ہم حقیقی پاکستانیت کا تعارف کبھی نہیں کرا سکیں گے! (شکریہ" لاہور" ۷ / مارچ)

اسلام آباد

حال ہی میں حکومت نے راولپنڈی کے قریب نئے دارالحکومت کا نام "اسلام آباد" رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بلاشبہ حکومت کا یہ اہم فیصلہ مبارکباد کا مستحق۔ اسلامیانِ پاکستان کی تمناؤں کا مظہر اور قیامِ پاکستان کے اغراض و مقاصد کا آئینہ دار ہے۔ نئے دارالحکومت کے نام کے سلسلہ میں اخبارات میں لمبی چوڑی فہرستیں شائع ہوئیں۔ "ایوب آباد"۔ "ایوبیہ" وغیرہ نام بھی پیش کئے گئے مگر ان سب میں "اسلام آباد" کا انتخاب یقیناً ایک مستحسن و قابلِ داد انتخاب ہے۔

یہ دلکش پیارا نام سننے کے بعد خدا کرے جلد ہی نئے دارالحکومت کو اسم بامسمیٰ و اسمیں عملاً مکمل اسلام آباد دیکھنا بھی نصیب ہو۔ آمین۔

پاکستان کے دارالحکومت میں اسلام آباد ہوا تو پاکستان کا چپّہ چپّہ اسلام آباد ہو جائیگا۔ کیونکہ دارالحکومت ایک حوض کی مانند ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حوض میں جیسا (پاکیزہ و گندہ) پانی ہوگا ویسا ہی ٹونٹیوں کے راستہ سے نکلے گا۔ اسی طرح دارالحکومت میں جو کچھ ہوگا سارے ملک میں بھی وہی کچھ نظر آئیگا۔ اور اگر پاکستان کے دارالحکومت میں اسلام آباد ہوا تو لازماً ملک کا گوشہ گوشہ اسلام

سے معمور اور اسلامی رنگ سے رنگین نظر آئیگا۔ اور تمام غیر اسلامی رنگ فوراً ہی کافور ہو جائیگا۔

پاکستان اسلام ہی کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اور یہ نام بھی بڑا ہی پیارا نام ہے مگر افسوس کہ قیام پاکستان کے بعد اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود جو چیزیں اسلام کی نظر میں خبیث و ناپاک ہیں پاکستان ابھی تک ان سے پاک نہیں ہو سکا۔ خدا کرے کہ اب اسلام آباد ہی اس تاخیر کی تلافی کر دے اور اسلام آباد کا اعلان ہونے کے بعد اب غیر اسلامی کاروبار کو پاکستان و اسلام آباد سے رخصت ہونے میں مزید تاخیر نہ ہو۔

اس وقت روئے زمین میں متعدد ایسی حکومتیں موجود ہیں۔ جو نام کے لحاظ "مسلمان حکومتیں" کہلاتی ہیں۔ مگر کام کے اعتبار سے کہیں مکمل اسلام آباد نہیں اور کسی بھی مسلمان حکومت میں اسلام کو عملاً اقتدار و حاکمیت اور بالادستی حاصل نہیں۔ اسلام کی تھوڑی بہت رونق صرف مسجدوں، خانقاہوں اور "ملاؤں" کے مدرسوں میں ہی نظر آتی ہے لیکن جہاں تک اسلامی ملکوں کے دار الحکومتوں کا تعلق ہے وہاں اسلام کو کوئی پوچھتا ہی نہیں، کیونکہ وہاں پر غیر اسلامی آئین و فرنگی قانون کو تسلط و غلبہ حاصل ہے اور "سبھی مسلمان حکومتیں" مسلمان کہلا کر غیر اسلامی راہ پر گامزن ہیں۔ اور غیر مسلموں اور اسلام کے دشمنوں کو یہ تاثر دے رہے ہیں۔ کہ:۔

"ہم جس کا نام لیتے اور جس اسلام کے نام پر پکارے جاتے ہیں وہ عملاً ایک مہمل و بیکار اور ایوانِ حکومت سے دور رکھنے کی چیز ہے۔ اور ہم مسلمان کہلانے کے باوجود خدا کے قانون کی بجائے تمہارے خود ساختہ انسانی قانون کے محتاج ہیں"۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ شاید یہی صورتِ حال دیکھ کر ڈاکٹر اقبال مرحوم نے فرمایا تھا:۔ ؎

ترک و ایران و عرب مستِ فرنگ   در گلوئے ہر یکے شستِ فرنگ

ان حالات میں "اسلام آباد" مسلمانوں کی امیدوں کا چراغ ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں۔ اس میں "تیل" بھی خالص اسلامی ہی استعمال کیا جائے جس میں فرنگی، امریکی و روسی قسم کے تیل کی آمیزش نہ ہو۔ تاکہ اسکی روشنی میں ایسی طاقت پیدا ہو کہ کوئی ظلمت اس پر غالب نہ آئے۔ بادِ مخالف اس کو نقصان نہ پہنچائے۔ اور یہ دوسروں کیلئے مشعل راہ ثابت ہو۔ اگر ہماری مستعد انقلابی حکومت یہ چراغ اس طرح روشن کرنے میں کامیاب ہو جائے اور اس سلسلہ میں باقی دنیا کی راہنمائی کرے تو یہ نہ صرف اس کی دینی و اخروی لحاظ ہی سے خوش بختی و کامیابی ہو گی۔ بلکہ دنیوی اعتبار سے بھی یہ اس کا عظیم الشان و بے مثال کارنامہ ہو گا۔ اور آج بھی دنیا اسلامی نظامِ حکومت کی ضرورت و فوقیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گی۔ میدان خالی ہے، کاش ہمارے راہنمایانِ مملکت اس میں پوری طرح کامیابی حاصل کر سکیں۔

اہم گذارش:۔ آخر میں ہم اربابِ حکومت کی خدمت میں ایک نہایت اہم گزارش پیش کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دار الحکومت کا اسلام آباد نام رکھ کر آپ نے ایک بہت بڑی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ اب آپ نے عملاً اس مملکت میں مکمل طور پر اسلام آباد اور غیر اسلامی کاروبار کا استیصال کرنا ہے۔ اس اہم فیصلہ کے بعد اب پاکستان میں غیر اسلامی قانون۔ حرام کاری، بے حیائی، و فحاشی کا کوئی کاروبار کسی صورت میں نہیں پنپنا چاہیئے کیونکہ اسلام کے نام پر ایسا ہونے سے لوگوں کے سامنے اسلام کی تعبیر غلط اور صورت مسخ ہو جائیگی۔ اور اسلام کی اصلی اور صحیح پاکیزہ صورت دنیا کے سامنے نہ آ سکیگی۔ اور اہلِ دنیا کی اسلام سے نفرت و بیگانگی میں مزید اضافہ ہو گا۔ اور یہ (خدا نہ کرے) اسلام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ۔ ؎

شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول   باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے

(رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)